سوال

کون کر(08)؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بحرین سے سردار محمد انور لکھتے ہیں۔ اس سے قبل آپ نے نبی پاک ﷺ کے وسیلے سے دعا مانگنے کے جواب میں قرآن مجید میں انبیاء کرامؑ کی دعاؤں کا ذکر کیا اور صحابہ کرامؓ کی دعاؤں کا ذکر کیا کہ اس میں کسی وسیلے کی نشان دہی نہیں۔ لہٰذا یہ جائز نہیں ہے۔ یہ ثبوت اپنی جگہ درست ہے لیکن قرآن پاک کے پار

ن کو یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ ان کی سفارش نہیں کر سکتے البتہ جس نے علم ویقین کے ساتھ حق کی گواہی دی وہ سفارش کر سکتے ہیں۔''

فرماتے ہیں۔ جس نے میرے نیک بندوں (ولی اللہ) سے عداوت رکھی میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں۔ قرب الٰہی حاصل ہونے کے بعد بندہ مومن کی سماعت وبصارت 'پکڑ ورفتار سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی خاص نگرانی میں آجاتی ہیں اور اس کی برکات کے باعث مومن کے اعضاء جسمانی میں گویا قو۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے دونوں سوال شفاعت اور وسیلے کے بارے میں ہیں اور ہم دونوں مسئلوں کی الگ الگ وضاحت کئے دیتے ہیں۔

پہلا سوال جس کی بنیاد آپ نے سورہ زخرف کی ایک آیت پر رکھی ہے وہ شفاعت کے بارے میں ہے۔ جہاں تک شفاعت کے ثابت ہونے کا تعلق ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ قرآن وسنت سے ثابت ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کون سفارش کرے گا؟ کس بات کی کرے گا؟ اور کس کی کرے گا؛

ان تینوں چیزوں کا جاننا ضروری ہے اور قرآن وحدیث کی روشنی میں جب ہم ان تینوں باتوں کو اچھی طرح سمجھ لیں گے تو شفاعت کا مسئلہ اچھی طرح سمجھ میں آجائے گا۔

ات یہ کہ سفارس کون کرے گا؟ اس بارے میں قرآن حکیم میں جابجا اس بات کی تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے سفارش کے لئے وہی لوگ زبان کھولیں گے جن کی وہ اجازت دے گا آیت الکرسی کے یہ الفاظ کتنے واضح ہیں

ذَا الَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ...۲۵۵... سورة البقرة

کے ہاں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کون کرے گا؟''

ات یہ کہ جو سفارش کی اجازت حاصل کرکے سفارش کریں گے وہ کن لوگوں کی سفارش کریں گے؟ قرآن نے اس کی بھی وضاحت کردی کہ وہ ان لوگوں کے بارے میں سفارش کرنے کی جرات کریں گے جن کے بارے میں اللہ انہیں اجازت دے گا۔ ارشاد ربانی ہے:

يَومَئِذٍ لا تَنفَعُ الشَّفـٰعَةُ إِلّا مَن أَذِنَ لَهُ الرَّحمـٰنُ وَرَضِىَ لَهُ قَولًا۱۰۹... سورة طه

اعت کسی کو نفع نہیں پہنچائے گی مگر جس کے لئے اللہ اجازت دے اور اس کے لئے کوئی بات کہنے کو پسند کرے۔''

ہ چیز کہ صحیح بات میں سفارش کرے گا یعنی غلط کام کی سفارش نہیں ہوگی ارشاد ربانی ہے:

يَومَ يَقومُ الرّوحُ وَالمَلـٰئِكَةُ صَفًّا ۖ لا يَتَكَلَّمونَ إِلّا مَن أَذِنَ لَهُ الرَّحمـٰنُ وَقالَ صَوابًا۳۸... سورة النبإ

س دن جبرائیل سمیت فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے۔ رحمن کی اجازت کے بغیر کوئی بات نہیں کرے گا اور وہ بات ٹھیک کہے''

قرآن میں یہ بھی ذکر موجود ہے کہ سفارش کرنے والے بات وہی کریں گے جو ان کے علم میں ہوگی۔ جو بات ان کے بعد ہوئی یا ان کے علم میں نہیں اس کے بارے میں کوئی سفارش نہیں چلے گی۔

جیسا کی حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں ہے کہ وہ قیامت کے دن فرمائیں گے۔

نتُ عَلَيهِم شَهيدًا ما دُمتُ فيهِم...۱۱۷... سورة المائدة

ں ان پر گواہ رہا جب تک ان میں خود رہا اور جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو پھر ان کے بارے میں تو ہی خبر رکھنے والا تھا۔''

یہ اور اس طرح کی متعدد آیات قرآنی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کے ہاں اس کی اجازت کے بغیر کوئی سفارش نہیں کرے گا اور جو کریں گے وہ حق بات میں اپنے علم کی حد تک کریں گے اس لئے قرآن میں جابجا یہ لفظ آیا کہ انہیں کوئی سفارش نفع نہیں دے گی۔

اب اسے بعد آپ نے جو آیت تحریر کی ہے اس کی مفہوم سمجھنا زیادہ آسان ہے۔

۸۶ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ:

اللہ کے سوا جن کو وہ پکارتے تھے ان میں عیسیٰؑ عزیر اور فرشتے شامل تھے اور ان کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ وہ ان کی سفارش کریں گے۔ قرآن نے اس کی نفی کرتے ہوئے کہا کہ اللہ کے سوا سفارش کا کوئی مالک نہ ہوگا۔ ہاں الا من شھد بالحق سوائے اس کے جس نے حق کی گواہی دی''

گے فرماتے ہیں:

والمعنی لا یملک ہولاء الشفاع الا لم شہد بالحق وامن علی علم وبصیر۔ (تفسیر قرطبی ج ۱۶ ص: ۱۲۲)

طلب یہ ہے کہ کوئی سفارش کی طاقت نہیں رکھتا مگر جس نے حق کی شہادت دی اور علم و بصیرت کے ساتھ ایمان لائے (انہیں اللہ اس کی اجازت دے گا)''

گے فرماتے ہیں :

ں : ۱۲۲ اج ۱٦)

ن ایک قول اس میں یہ بھی ہے کہ جو اللہ کے سوا غیروں کی پرستش کرنے والے ہیں ان کے لئے کوئی سفارش نہیں کریں گے ہاں ان میں سے جو حق قبول کریں گے ان کے لئے سفارش کی جائے گی مشرک کے لئے سفارش نہیں ہوگی۔''

امام ابن کثیرؒ اپنی تفسیر میں اس آیت کی تفسیر یوں کرتے ہیں

ر جھ ۴٦۵)

امام طبری نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ :

''وہ حضرت عیسیٰؑ اور عزیر کو اپنا سفارشی سمجھ بیٹھے ہوں گے ''مگر ان کی سفارش ان کے لئے ہوگی جو حق کو قبول کریں اور حق بات کو جانتے ہوں کہ اللہ حق ہے۔'' (طبری جلد ۲۴۔صع ٦۲)

ں اس دن سفارش کا اختیار کسی کو نہ ہوگا البتہ اللہ تعالیٰ جنہیں اجازت دے گا وہ حق بات کی گواہی دیں گے یعنی حق بات میں سفارش کریں گے اجازت ملنے کے بعد۔

احادیث میں بھی رسول اکرم ﷺ نے اپنے اقرباء کے بارے میں واضح فرمایا کہ میری سفارش پر بھروسہ نہ کرنا بلکہ اپنے اعمال درست کرنا۔

ر ہے کہ جب پہلی بنیاد ہی یہ ہے کہ اجازت کے بغیر کوئی سفارش نہیں کرے گا اور یہ معلوم ہی نہیں کہ اللہ کس کس کو اجازت دے گا اور کس کو نہیں دے گا۔ تو اگر ہم بزرگوں کو ابھی سفارش کے لئے منتخب کرلیں یا کہیں کہ فلاں بزرگ میری سفارش کردے گا جب کہ اس بزرگ کے بارے میں فیصلہ تو قیامت کے

وَقَالَ الرَّسُولُ يَارَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ۳۰... سورة الفرقان

ے اللہ! میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ دیا تھا۔''

اب ظاہر ہے جو قرآن کو پس پشت ڈال دیں اور پھر شفاعت کے توقع رکھیں وہ بڑی جہالت اور گمراہی میں ہیں۔ اللہ کے نیک بندے اللہ کے دین کے باغیوں کی کیسے شفاعت فرما سکتے ہیں۔

اور اللہ کی طرف سے اجازت کے بغیر اگر کوئی دعویٰ کرتا ہے اور لوگوں سے کہتا ہے کہ قیامت کے دن میں تمہاری سفارش کروں گا تو وہ بھی جاہل اور دشمن دین ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہرگز اجازت نہیں دیں گے جو ناجائز سفارش کریں گے۔

اس طرح نبی کریم ﷺ کسی کی ناجائز شفاعت ہرگز نہیں کریں گے

ذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص63

محدث فتویٰ